جلد ۷ | بمبئی دوشنبہ ۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۰ ہجری مطابق ۱۶ جون سنہ ۱۹۰۲ عیسوی | نمبر ۲۱

مقدمۃ الجیش زناریوں کے انسپکٹر

فاقہ مست عیش پرستوں نے جب یکیا کر کوڑی پاس نہیں رہی۔ اور زر پرست طوائف میرہ شاہی کی صحبت بغیر روپیوں کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیتے تو یار دوں نے خود مختی افسروں کا روپ بدلنا شروع کر دیا۔ دہلی میں ایک صاحب نے پولیس کانسٹبل کو گانٹھ لیا۔ اور خود انسپکٹر بنکر ایک بیصاحب کے مکان پر جا پہنچے اور کہا کہ تمہارا لیسنس اپنا کارخانہ جاری کر رکھا ہے اسلئے ہم اسکی تحقیقات کیا چاہتے ہیں۔ کیونکر خاص انہیں کارخانوں کی انسپکٹری کے لئے ہم مقرر ہوئے ہیں۔ بیصاحب بہت سٹ پٹائیں اور رشوت دیکر ٹالنا چاہا مگر اس جعلی انسپکٹر نے فقط اسی پر اکتفا نہ کی

دولت علیہ کی دولت

عربی اخبارات میں آجکل یہ خبر بڑی خوشی کے ساتھ دیکھی جاتی ہے کہ دولت عثمانیہ اب فی الحقیقت دولتمند ہو گئی ہے۔ اعلیحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کی دوراندیشیوں نے خزانوں کو مالا مال کر دیا ہے عربی اخبارات لکھتے ہیں کہ علاوہ نقدی کے جنگی سامان بھی گوداموں میں اٹا پڑا ہے۔ اب اگر کسی بڑی سلطنت سے بھی جنگ چھڑ جائے تو سال ڈیڑھ سال تک موجودہ سامان ہی کافی ہو سکتا ہے۔ روانگی رسد کے اصول بھی اب پہلے سے زیادہ بہتر بنا دئے گئے ہیں جس سے پہلے لشکر افسروں کے ازحد گھبرا اندیشہ لگا رہتا تھا اب ایسا طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ بد قسمتی سے اگر کوئی ترکی افواج بھی کسی جگہ جائے تو بھی ملک کی رسد میں رکاوٹ نہیں پیدا ہو سکتی۔ ہم صدق دل سے دعا

تیل اور تاجپوشی

ہندو دیسکر بہت خوش ہونگے جو یہ سن لیں گے کہ انگلینڈ میں خاص موقعوں پر تیل کی اہمیت اور قدر و قیمت ظاہر ہوتی ہے ایسے یورپ میں بھی اسکی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے چنانچہ یہ رسم جشن تاجپوشی کے وقت ادا کیجائے گی۔ لاٹ پادری صاحب حضرت کینٹربری سے پیشتر بقول تصریح حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے سر پر تیل چڑھایا جائیگا۔ عہد و ہر دو ناسپ ہدیہ در فرض کیا جائیگا۔ آپکے تیل چڑھانے کی رسم ادا کر کے سکے بعد حضور ملکہ الگزینڈرا کے تیل چڑھایا جائیگا۔ یہ تفصیل بھی لکھی گئی ہے کہ اسوقت جو تیل سر پر چڑھایا جائیگا وہ شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ کے سر پر چھڑکا جائیگا بجز پیشانی پر اور ہاتھوں پر لگایا جائیگا کہا جاتا ہے کہ تیل چڑھانے کی رسم بادشاہوں

الہیہ ... فرد

حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کا ستارۂ اقبال خدا کے فضل سے وقتاً فوقتاً چمک چمک کر شپرہ چشم حاسدوں کی آنکھوں میں چکاچوند پیدا کر دیتا ہے۔ مگر انصاف پسند طبیعتیں اسکی حیرت انگیز ترقی کو دیکھکر گو بہت چونکتی تھیں لیکن اب تو شیخ جی آپ حضور سلطان المعظم کی عزیز بیعت نوازی۔ بیدار مغزی۔ خوش انتظامی۔ وغیرہ پر جب نظر کرتے ہیں تو کچھ کہتے نہیں بن پڑتی خیر چشم حاسد تو خیرہ ہونے کے لئے پیدا ہی ہوئی ہے جسکی خبر حاسدی چھ سات سو برس پہلے ہی دے چکے ہیں۔ ع توانم اینکہ نیازارم اندرون کسے حسود را چہ کنم کو ز خود برنج در است۔ لہذا ایک جانب حسود کی آنکھوں میں خاک ڈالنے والی مسرت کے لئے ... خوشنودی تیار کرتے ہیں۔ دیکھئے کیا چڑکتی ہوئی خبر آپ کے واسطے ذرا اہتمام کر کے منگوائی گئی ہے کہ جسکے سُننے ہی سے برسوں کا غم غلط ہو جاتے تازہ بتازہ بالکل تازہ خبر ہے کہ باب عالی اور دولت جلیلہ کے اشارہ سے سپہ سالار طرابلس الغرب نے ایک عظیم ترکی لشکر صوبہ کے اندرونی علاقہ کی طرف روانہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ترکی لشکر طرابلس کے جنوبی حصہ کے بحیرہ چاڈ پر قبضہ کرنے کی غرض سے روانہ کیا گیا ہے تاکہ ایسا نہو کہ دولت فرانس ہتیلی ٹیک دے۔ کیونکہ ... کے قرب کے سبب اگر فرانس کسیطرح بحیرہ چاڈ پر اپنا دست شفقت پھیر دیگا۔ تو صوبہ طرابلس جنوب اور مغرب کی سمت سے گویا محصور ہو جائیگا لہذا باب عالی کا خیال اسطرف رجوع ہوا۔

[illegible]

... ترکی لشکر روانہ کر دیا گیا

اور صرف روانہ ہی نہیں کیا گیا بلکہ صحرائے افریقہ کے مقام واحۃ قوار تک پہنچ گیا ہے۔ جو عثمانی شہر مرزوق اور جنوباً بحیرہ چاڈ کے درمیان ڈیرہ ڈالے ہوئے ہے۔ یہاں کے باشندوں نے عموماً اور مسلمانوں نے خصوصاً بڑی کشادہ پیشانی اور خندہ دلی سے ترکی فوج کی آؤ بھگت کی ٹھہرائی۔ بلکہ اپنی سرزمین کو دفعتہً ترکی افسروں کے جھنڈے چڑھا دیا یعنے بہت رضا اور خوشنودی کیساتھ ترکی سپہ سالاروں کے حوالے کر دی۔ یہاں تو گویا ہی اسی غرض سے تھے۔ ترکی افسروں نے جابجا ہلالی جھنڈے نصب کر دئے۔ اب آپ جانتے ہیں کہ آجکل کی ہوا بیرون کو ہلا ہلا کر حاسدوں کے کلیجوں کا لہو پانی ایک کئے دیتی ہوگی۔ یہ نیا علاقہ پیٹے عرض و طول میں طرابلس سے کسیطرح کم نہیں۔ یہی ٹھیک آنچ کی کسر یعنے خاص مقام چاڈ پر ترکی سپاہ کا قبضہ۔ یہ بھی خدا نے چاہا تو جلدی سے بھی پیشتر نکل جائیگی۔ یعنے روز بروز کی خبروں سے یقین کیا جاتا ہے کہ بہت جلد یہ ظاہر لشکر مقام مذکور پر اپنا سکہ جما دیگا۔ کیونکہ دریا کی موج کو بھلا روک ہی کون سکتا ہے مقام چاڈ میں پہلے ہی سے پیروان سنوسی بلکہ خود حضرت شیخ سنوسی جو آجکل واحہ جرو متصل بحیرہ مذکورہ میں مقیم ہیں فیض فشاں ... ہیں۔

یار لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ واحہ جرو کے لوگوں سے اہل فرانس سے کچھ چڑ نیکی غرض سے ... کا مطلب کیا ہے۔ ...

ترکی لشکر کی آؤ بھگت

کی تیاری بڑی دھوم سے ہو رہی ہے۔ اور خدا کی عنایت سے دولت علیہ کے نزدیک ایسی ضرورت کے لئے اسقدر سرمایہ جمع ہے کہ سالہا سال تک لشکر پر لشکر میدان جنگ میں روانہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ سب بھی مگر بیچارے فرانس میں اتنا دم کہاں ہے کہ وہ خم ٹھونک اکھاڑے میں کھڑا ہو جائے ہاں اگر کسی نے کچھ ہتیلی کا سہارا دینے کا وعدہ کیا۔ تو شاید کچھ ہمت آ جائے۔ اگر میاں فرانس نے کسی کے بہکانے میں آ کر کہیں جوڑ بیٹھ کانے کی ٹھہرا دی تو تو یاروں لوگوں کو مزا ہی آ جائیگا۔ اور زیادہ نہیں تو دو چار پیالی کی تو ہر گلی سے ... پتہ سمجھ کر دور ہی ڈنڈوت کی ٹھہرادی۔ تو خیر صرف مقام چاڈ ہی ترکی اپنے لگ میں آ جائیگا۔

اور جو سچ پوچھئے تو فرانس کو اور یورپین سلطنتیں جو آپ آگے پیچھے سے سہارا دینے کا بھی وعدہ کرتی ہیں۔ اسوقت جب کہ جنگ چھڑ جائیگی تو وہی سلطنتیں ایسی گونگی ساد لیں گی۔ گویا دنیا میں ان کا وجود ہی نہیں ہے۔ یا انہوں نے کسی سے ایسا وعدہ ہی نہیں کیا ہے کہ ہم تمہارے گاڑھے وقت میں ہتیلی کا سہارا دینے کو موجود ہیں ہاں۔ اسوقت البتہ پیٹ پکڑ کر پیچھے پڑ جائینگی جب کہ آخیر جنگ میں اس سلطنت کا ذرا بھی پلہ بھاری دیکھینگی۔ پھر تو اسکی ہاں میں ہاں ملانے کو مستعد۔ اور ذرا ... اسکی کارروائیوں میں لینا پاؤں اڑا دی کر موجود

قضا چیونٹی کی آتی ہے تو اسکے پر نکلتے ہیں

سچ ہے بد طینت طبیعتیں بے سرزنش کے کبھی ٹھیک نہیں رہ سکتیں جو بعض عالی حوصلہ حضرات ایسے کوتاہ اندیشوں اور فتنہ پردازوں کیساتھ ترحم رحم اور نوازش کا برتاؤ کرتے ہیں - فی الواقع مصلحت کے خلاف ہوجاتا ہے - یہان بھی حاسدون کا انبار لگ گئے ہیں - کوئی کہاں تک بیان کرون جان بخشی کہ گردن بجائے [illegible] - حضور اعلیحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ نے کریٹ اہل کریٹ کے ساتھ جو جو سلوک فرمائے ہیں وہ ایسے تھے کہ دس پانچ پشت تک بھی بھولے جاسکتے - چہ جائیکہ دو چار برس بھی نہ گذرے تھے کہ نسیا منسیا کرڈالے گئے - خیر دیکھا جائیگا [illegible] محبت باقی - حال کی خبر ہے کہ مقام [illegible] (واقع کریٹ) کے ساحل پر چند عیسائیوں نے مل جل کر دو مسلمانوں کو قتل کیا تھا - اس سبب مسلمانان کریٹ میں سخت جوش پھیلا - چنانچہ ان [illegible] کے متعلق مختلف طور پر بہت سی عرضیاں دول یورپ کے سفیروں کے نام ارسال کی گئی ہیں - اور پرنس جارج گورنر کریٹ نے ایک اعلان وہاں کے عیسائیوں کے نام جاری کیا ہے - بات یہ ہے کہ جنگ یونان میں پورا پورا تصفیہ نہیں ہوا - یا کسی گوشہ دماغ میں کچھ خون فاسد رہ گیا تھا - جو اب بڑھتے بڑھتے تمام بدن کے خون کو فاسد کئے دیتا ہے - اور عجب نہیں کہ یہ خون دفعتہ جوش میں آکر پھوٹ ہی نکلے - ابھی تو اسکا علاج بہت آسان ہے - مگر آگے چل کر معلوم ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن

یہ خون کچھ اور رنگ لائیگا

حضور سلطان المعظم تو [illegible] کہ مگر ترک [illegible] کے لئے ہیں - وہ چپ چاپ بیٹھے دیکھ رہے ہیں کہ جلد سرکاری یورپین سلطنتیں جو یہاں کی حسن انتظامی اور امن وامان قائم رکھنے کی خود مدعی ہیں - اسکا کیا انتظام کرتی ہیں - اس غرض سے وہ ڈھیل ڈالے ہوئے ہیں کہ یہ لوگ جی بھر کے اپنے دل کے حوصلے نکال لیں - تاکہ بعد میں کسی دوسری سلطنت کو عذر کرنے کا موقعہ نہ مل سکے - بالکل ایسا ہی جنگ یونان کے وقت میں ہوا تھا کہ کوئی دقیقہ آشتی اور امن پسندی کا حضور سلطان المعظم نے اٹھا نہ رکھا تھا - بالآخر جب یہ لوگ کسی طرح اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے - اور دوسری سلطنتوں نے بھی نگر نگر دیدم دم نکشیدم کی ٹھہرائی تو لاچار ہوکر حضور سلطان المعظم دام سلطنتہ نے پھر کچھ توجہ فرمائی - پھر کیا تھا - یہ باتیں تو جب ہی تک تھیں کہ جب تک ترکی سپاہیوں کو نہیں دیکھا تھا - اور جس وقت ترکی پہلوانوں نے اکھاڑے میں آکر خم ٹھوکنا شروع کیے پھر کسی ماں نے دودھ پلایا تھا کہ اپنی جان دینے کو آگے بڑھے - آخر جو کچھ نتیجہ اسکا ظہور میں آیا - وہ ظاہر ہی ہے -

اب ان فتنہ پرداز عیسائیوں کی شرارتوں سے بھی معلوم ہوتا ہے - کہ شاید پھر وہی نوبت پہونچے - مگر بچہ جی - یہ یاد رکھو - اور اچھی طرح یاد رکھو کہ اگر ابکے جوش بھڑک گئی - تو خانہ [illegible] کی یکسر [illegible] جائیگی -

حجاز ریلوے کیا ہے

[illegible] مسلمانان پر خدا کی رحمت ہو [illegible] بعض بالعموم جہلا مسلمانوں نے شیوہ اختیار کرلیا ہے کہ اگر کسی کار خیر (خواہ کسی درجہ کا ہو) کی شرکت کا موقعہ آجاتا ہے تو اس سے بچ جانے کے لئے اسکی نسبت چند سوالات پیش کر دیتے ہیں - بقول شخصے [illegible] یا وہیں سے گئے تو کیا زبان سے بھی گئے - ایسے ہی حجاز ریلوے فنڈ میں چندہ دینے کو گئے تو کیا چہ میگوئیوں سے بھی گئے - [illegible] کی آزادی کو خدا غارت کرے - اسکی بدولت یہاں کے مسلمانوں میں یہ مادہ سب سے زیادہ پیدا ہوگیا ہے -

حجاز ریلوے فنڈ بھی انہی چہ میگوئیوں کا شکار ہوا - ایک فرقہ اسکو محض دینی بتاتا ہے تو دوسرا محض دنیاوی - [illegible] میں آجکل بھی چرچا رہتا ہے - آستینیں چڑھا چڑھا کر ایک دوسرے کی تردید کے لئے تیار ہوجاتا ہے - بجائے زبانی جھک جھک کے یہ کسی سے بھی نہیں ہوسکتا کہ دینی سمجھ کر یا دنیاوی فرض کرکے کسی خیال سے بھی ایک پیسہ بھی جیب سے نکال کر رکھ دیں - [illegible] کی [illegible] کرکے ان بیچاروں کو کہ جنہوں نے چندہ دیدیا ہے یا آئندہ دینے کی نیت ہے کشمکش میں ڈال رہے ہیں -

جو حضرات کہ اپنی لیاقت کا اظہار کرکے اسمعاملہ میں پیچیدگی ڈالنا چاہتے ہیں انکے خیالات پر افسوس ہے - اگر انکا جی کچھ دینے کو نہ چاہے تو نہ دیں - وہ خواہ مخواہ اور لوگوں کو جھنجھٹ میں کیوں ڈالتے ہیں

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندۂ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
سید سراج احمد صاحب	رائے بریلی	للعہ	
ہمشیرہ کلاں سراج احمد صاحب	″	عہ	سید سراج احمد صاحب
ہمشیرہ خورد سراج احمد صاحب	″	۸ صہ	″
اہلیہ حافظ محمد نذیر صاحب	″	للہ	″
مسماۃ بجن بی	″	سہ ر	″
والدہ سلطان علی صاحب	″	سہ ر	″
نثار علی صاحب	″	سہ ر	″
مقصود علی صاحب	″	۲ ع	″
۔ پھوپھی			
اہلیہ منشی نور حسین صاحب مرحوم	″	للہ	″
والد احمد صاحب	″	۲ ر	″
فیض محمد صاحب	″	۲ ر	″
لعل محمد صاحب	″	۱ ر	″
ظہور محمد صاحب	″	۱ ر	″
ہمسائہ مینڈا	″	عہر	″
اہلیہ لعل محمد صاحب	″	۲ ر	″
ہمشیرہ لعل محمد صاحب	″	۲ ر	″
درجہ مسافر	″	۱ ر	″
خدمتگار حسین	″	۱ ر	″

ہندی مسلمانوں کی عالی حوصلگی

نام	مقام	رقم	معرفت
شیخ حسن اللہ صاحب	رائے بریلی	۲ ر	سید سراج احمد صاحب
نواب حافظ حامد حسن صاحب	گنجپورہ کرنال	۱۲ ﷲ	
تجمل حسین صاحب	بہرائچ	للہ	
حاجی تاج علی صاحب	کلکتہ	۱ للہ	
عبد الحکیم صاحب	دیرہ دون	للعہ	
والدہ محمد زبیر صاحب	گوجرانوالہ	۱ ﷲ	محمد نظر علی صاحب
مولوی حمید الدین صاحب	″	للہ	″

میزان	۵ ر
رقم سابقہ	۲۴۰ ۲ ر
میزان کل	۲۲۵

اکثر اصحاب بمبئی حجاز ریلوے کے سٹیشنوں کا نام دریافت فرماتے ہیں اسلئے ان سٹیشنوں کے نام ذیل میں درج کرتے ہیں ۔ قلعات البلقاع ۔ قطرانہ ۔ معان ۔ بطن الغول ۔ مدورہ ۔ ذات حاج ۔ تبوک ۔ الاخضر ۔ خیابت القاضی ۔ مدائن صالح ۔ العلا ۔ فہود ۔ قلعات تشنسر ۔ ہدیہ ۔ المدینہ ۔ القریہ ۔ مکہ مکرمہ ۔ جبہ ۔ مستقری ۔ طرف ان سٹیشنوں سے ینبع ۔ الوجہ ۔ ینبوع النخل ۔ سید حسین ۔ رابغ ۔ قلع عسفان ۔ مکہ مکرمہ ۔

خانصاحب کی شرافت

خانصاحب ابراہیم حافظ دخانانی کا ذکر پہلے ہی دو پرچوں میں کر چکے ہیں ۔ یہ وہی حضرت ہیں کہ جنکی نسبت مضامین کا سلسلہ باقی کا نمبر ہو کر رہ گیا ہے (اور جو انشاء اللہ عنقریب پورا ہوگا) غالباً اب تو ہمارے ناظرین نے آپکو بخوبی سمجھ لیا ہوگا ۔ آپکے ذکر خیر کی اسوقت یہ ضرورت آپڑی کہ ہمیں عام مسلمانوں کو یہ دکھانا ہے کہ زمانہ کے اوصاف والے مسلمان اب بھی خدا کے فضل سے موجود ہیں ۔ خانصاحب میں علاوہ اسقدر عمدہ صفتوں کے یہ بھی صفت ہے کہ اپنے کئے پر جلد ہی نادم اور اپنے کہے پر جلد پشیمان ہو جاتے ہیں ۔ اور یہی علامت شرافت کی ہے ۔ ایکی طرح کی شرافت اس سے ثابت نہیں ہوتی بلکہ ہر طرح کی شرافت اس لڑکے ٹپکتی ہے ۔ اس شرافت ٹپکنے کا باعث یہ ہوا کہ ایک روز محفل محمودی کی صدارت کی نسبت بحیثیت ممبری آپنے یہ بحث چھیڑ دی کہ مولوی عبد اللہ صاحب جو عرصہ سے اس محفل کے صدر ہیں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ بدل دئے جائیں ۔ اور انکی بجائے یہ صاحب (بانی الضمیر) مقرر کئے جائیں ۔ مولوی عبد اللہ صاحب چونکہ ایک لائق فائق اور ہر دلعزیز شخص ہیں ۔ اون کے اخلاق کا سکہ ہر ممبر کے دل پر بیٹھ چکا ہے ۔ اسلئے تمام ممبروں نے خانصاحب کی مخالفت کی ۔ اسیطرح اور چند خیالات وتفکرات پیش کرتے رہے ۔ مگر چونکہ وہ تجویزیں تمام خلاف صاحب نے اپنے ہی منہ سے اوتار اوتار کر پیش کی تھیں ۔ اہل محفل نے نامنظور کیں (باقی آئندہ) ۔

ڈچوں کا مشکور ہونا چاہئے

ناہنجار ڈچوں سے جیسیت تو ایسی مشتعل ہوئی ہو
کہ ملک کے لئے ہر وقت یہی منہ سے نکلتا ہے ۔ کہ
خداوند خود اس کی غارت کرے ۔ کہ ان کمبختوں نے
ہماری گورنمنٹ کو سر سے پاؤں تک پریشان کر دیا
ہماری بہادر فوج کو ایسی ایسی مصیبتوں میں پھنسا
دیا ۔ کہ ان کا ذکر سننے سے ہی رونگٹے کھڑے
ہو جاتے ہیں ۔ کمبخت ڈچوں نے جیسے ستم توڑے
ایسے ظلم ڈھائے ۔ ہماری بہادر فوج [illegible]
ہو [illegible] سلطنت کی فوج ہوتی ۔
تو نا معقول ڈچوں کی [illegible]
[illegible] ہوتی ۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا [illegible]
کرنے کا [illegible] نہیں رکھا ۔ اسلئے جیسا [illegible]
سے ہی نکلتا ہے کہ خداوند کریم انکو غارت
کرے ۔ مگر ان ایک سبب سے ان کیلئے
دعائے خیر بھی نکلتی ہے ۔ اور یہی کہنے کو جی
چاہتا ہے کہ خداوند تجھے رہتی دنیا تک [illegible]
اور [illegible] ترقی بخشے [illegible]
عطا کرے ۔ کیونکہ [illegible]
یہ کہ انکی شرارت سے ہماری بہادر گورنمنٹ
کو بہت بڑا فیض پہنچا ۔ جنگ کے متعلق
بعض باتوں کی ہمارے قواعد جنگ میں کمی
تھی ۔ وہ ڈچوں کے طفیل سے پوری ہو گئیں ۔
مثل مشہور ہے کہ کچھ کھو کے ہی انسان سیکھتا
ہے ۔ ہماری گورنمنٹ کا اس جنگ میں نقصان
تو بیشک بہت ہوا مگر بہت سے جنگی سبق حاصل
[illegible]

خوب کٹ کٹ کے لڑی

لیکن ہر کام کا طریقہ ہوتا ہے ۔ مثل مشہور ہے کہ
گر ہو مرنے کے لئے بھی سلیقہ چاہئے ۔ ایک تو
مرنا ہوتا ہے ۔ اور ایک مر جانا ہوتا ہے ۔ مر جانا
تو یہ ہے کہ [illegible] دشمن پر [illegible]
ایسے [illegible]
[illegible] دیا ۔ بہادر
صاحب وہیں چت ہو گئے ۔ اور مرنا یہ ہے کہ
[illegible] دشمن پر چڑھائی کی کر
[illegible] ٹرانسوال کی
جنگ میں ثابت ہوا کہ ہماری بہادر فوج کو مرنا
آتا ہے ۔ اور ڈچوں کو مرنا آتا ہے ۔ اسلئے
[illegible] ہماری فوج کا زیادہ نقصان
ہوا [illegible] قواعد دیکھ کے جنگی افسروں کی
[illegible] انصاف پسند
افسروں نے گورنمنٹ کو رپورٹ کی کہ انگریزی جنگی
قواعد تو [illegible] درست [illegible] ہیں
ہم سمجھتے تھے کہ ہماری جنگی قواعد سب سے اعلیٰ
اور [illegible] حفاظت کرنے والے ہیں مگر اب ثابت
ہوا کہ [illegible] تربیت میں جو کچھ گورنمنٹ نے
صرف کیا وہ سب خاک میں مل گیا ۔ فوجی تربیت
کی اصلاح [illegible] ان حق شناس افسروں کی
رپورٹ پر گورنمنٹ بھی [illegible] ہو گئی ہے ۔ اور
مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ اپنی فوج کو مرنا سکھائی
تاکہ آئندہ کسی موقع پر فوج منہ دیکھتی نہ رہ جائے
اور جب [illegible] ہو تو [illegible] ہزاروں
کا صفایا ہو جائے ۔ اپنی فوج اگر ایک مرے
تو دشمن کے دس مریں ۔ اور یہ واقعی مرنا ایسا
نام ہے ۔ ایسا مرنا کام کا مرنا کہا جاتا ہے ۔ اگر
[illegible]

فوج درزی کی سوئی ہے

جنگ ٹرانسوال کے متعلق بعض بعض شخصوں
کو یہ تعجب ضرور ہوگا ۔ کہ انگریزی اخباروں نے
ڈچوں کی تعداد پچاس ساٹھ ہزار بتائی تھی ۔
زیادہ سے زیادہ [illegible] ہزار ۔ اور یہ بھی لکھا تھا
کہ [illegible] جنگجو [illegible] کی تعداد [illegible]
[illegible] شریک ہیں [illegible]
[illegible] اگر [illegible] جائیں تو صرف [illegible] ہزار
ہی نکلیں گے ۔ انکو [illegible] کرنے کے
لئے گورنمنٹ نے [illegible] لاکھ فوج بھیجی گو کہ تھوڑی
تھوڑی کرکے بھیجی ۔ مگر [illegible] انتہا کی فوج وہاں
پہنچ گئی ۔ پہلی ہی کھیپ میں ڈچوں سے
ڈیوڑھا حصہ زیادہ فوج بھیجی گئی تھی لیکن
بعد [illegible] رہی ۔ غرض ہماری فوج کی تعداد
[illegible] رہی ۔ اور [illegible] ڈچوں کی [illegible] رہی ۔
ڈچوں نے اتنی فوج کا مقابلہ کیسے کیا ۔ اور فوج
بھی کیسی جنگجو اعلیٰ درجہ کے ہتھیاروں سے
مسلح ۔ اور ڈچوں کے پاس معمولی سامان جنگ
تھا ۔ اگر مخالفوں کے اس قول کا اعتبار کر لیا
جائے ۔ کہ انگریزوں سے دس حصہ زیادہ شجاع
ہیں ۔ اس اعتبار سے بھی زیادہ سے زیادہ
یہی ثابت ہوتا ہے ۔ کہ ایک ایک بوئر دس
دس انگریزوں پر بھاری ہے ۔ تب بھی تو وہ
مقابلہ کے لئے کافی نہیں ہو سکتے تھے ۔ اس
[illegible] کی نسبت جہاں تک ہمنے غور کیا یہی ثابت
ہوا کہ فوج [illegible] کی سوئی ہے ۔ جیسے کسی
[illegible] کی سوئی ہیں جیسے کہ درزی کی سوئی [illegible]
باریک [illegible] ۔ [illegible] غرض [illegible]
کپڑوں میں [illegible] ہے ۔ ایسے ہی وہ [illegible]

معرکہ آرائی

روح القدس

جناب مرزا حیرت صاحب نے ۹ جون کے کرزن گزٹ میں روح القدس کے متعلق عجیب غریب بحث کی ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتا کہ کسی خوش عقیدہ مسلمان کا روح القدس کے متعلق ایسا عقیدہ ہو۔ اور شاید کسی معتبر کتاب میں دیکھا گیا۔ واللہ اعلم مرزا صاحب نے بھی کسی سستی کتاب میں سے دیکھکر لکھا ہے یا من گھڑت روح القدس کی یہ بحث کی ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں "وہ روح القدس جس کے آغوش میں دنیا کے پاکباز لوگوں نے پرورش پائی ہے۔ وہ روح القدس جو ہمیشہ سچے نیک نیت راست باز انسانوں کا ساتھ دیتی ہے۔ یہ روح القدس کوئی خاص روح القدس نہیں ہے (بیچارا ملق من گھڑت روح القدس ہے۔ واقعہ) بلکہ خدا کے فضل و رحمت کا ایک روشن پرتو ہے (بجائے عنایت فرما۔ یہ اصلاح تحقیق طلب ہے۔ واقعہ) اور ہر شخص ایک عرصہ تک سچ بولے۔ نیک نیتی سے کام کرے۔ خداوند تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو ضرور آسمانی فضل اور پھر روح القدس کے ساتھ نازل ہوتا ہے۔ اور پھر اس کے تمام کاموں میں روح القدس اپنا جلوہ دکھانے لگتی ہے" ہم جناب مرزا صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ حضرت یہ تحقیق آپ نے کسی کتاب سے کی ہے۔ یا من گھڑت اصلاح ہے خود تکلیف تو دی مگر اس ذرا سی تکلیف سے ہیں ...... مسلمانوں کا فائدہ ہوگا۔

جناب مرزا صاحب۔ اپنے دل میں کچھ اور خیال نہ فرمائیں۔ خدا کے واسطے ذرا آپ سمجھ گئے ہوں تو ...... [illegible]

بڑے جائیں ہیں تو محض فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون پر عمل کرنا ہو۔ امید ہے کہ مرزا صاحب پہلے کسی پرچہ میں شرح و بسط کیساتھ بحث کر کے ہمیں ہی نہیں بلکہ کل ناواقف لوگوں کو ممنون فرمائیں گے۔

راقم

مولانا فتنہ مدظلہ العالی

آیا جو موسم گل تو یہ حساب ہوگا
ہم ہونگے یار ہوگا جام شراب ہوگا

احسان :- نہ سمجھ بادۂ الفت کو بُرا اے زاہد ؎ ہم ہوں گے یار ہوگا جام شراب ہوگا ؎ آپ تو بہ اٹھی جو سنے وہ اُلّو۔ یہ تو ایسے ہی بکا کرتے ہیں شہر بھر میں اونٹ ہی بدنام۔ لفظ بادہ سن لیا اور لگے ڈھیچوں ڈھیچوں کرنے۔ آپ نوش فرمائیں۔ اور شوق سے نوش فرمائیں۔ اور بھلا لکھا ایک جام ادھر بھی۔

بقا :- وہ چھپائے ہوئے منہ نازسے جاتا ہوا ؎ ہم تو دلمیں ہی سمجھے دیکھا کرتے ہیں وہ بھوج لی بھولی۔ ہر کوشک آ دو باجی گرد وہ ؎

ثاقب :- وہ جیسے شربت دیدار عطا کرتے ہیں سنکھیا گھول کے پانی میں دیا کرتے ہیں وہ تو یہ معاذ اللہ۔ غضب کے ظالم ہیں۔ جہاں گئے قیامت کردی۔ جہاں بیٹھے آفت ڈھادی۔ اور پھر لطف یہ کہ آپ وہی نواب کے نواب بکہ **نواب جان** :- ہزاروں کو قتل کریں۔ لاکھوں کو زندہ درگور کریں۔ مگر کیا مجال کہ کوئی آنکھ اوٹھا کر دیکھ بھی لے۔ اور جسنے ذرا بھی تو رد یہ بھت چل منہ پر سیدھے اوڑ لیئے۔ بیچارے سرکار نے خونیوں ماہروں کے لئے تو سزا مقرر کی ہو

مگر آنکھ بچھڑا لوں ہی کر کیا ہمارے خبر نہیں۔

تجمل :- کیوں تجمل نہ پھر کئے ہوئے اشعار پڑھ ؎ شوق سے میری غزل کو وہ سنا کرتے ہیں ؎ آپ غضب بکتے اور خود بھی ہلکے۔ یہی تو ایک سنگ بلند کا سہارا ہے۔ مگر یاد رہے۔ فرما بیٹھیے ۔ نہ روح اللہ گشتی فروش۔ ہزاروں کہ پیدا شدہ تحفہ کہ کتنا دیکھ ہم کہے دیتے ہیں۔ آجکل امرس بنارس سے لوگ آنکھ لیئے حسن (بجھی تقسیم خلق کا جب ہے بس سمجھ جاؤ) کی چاہ میں پاروں کو کتوں میں جھونکا ہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم بھی کسی گرشتے میں پھنس کر ہاتھ پاؤں مارنے لگو۔ اور یاران سرپل کو صدمہ ہو۔ مولانا ثاقب پہلے ہی کہہ گئے ہیں کہ سنکھیا گھول کے پانی میں دیا کرتے ہیں ؎

خادم :- خود بخود دل طرف حسن کھچا جاتا ہے ؎ خو بر دکچھ نہیں معلوم کیا کرتے ہیں ؎ اجی جناب چندا کجان سفید کیا۔ ثابت بیرونی زلیخا پڑھی گئی اور ابھی یہی نہیں معلوم کہ زلیخا مرد تھا یا عورت سے یعنی کسی **یوسف صفت**۔ **فتنہ** روز لگا رکھے گئے پھر دونوں زانو تو ادب تہ کیجئے ہو یا حق :- آپ سوئیں تو سہی آنکھ لگائیں تو سہی خود اور بھی ہم گروہ یہ قبا کرتے ہیں ؎ لے ہے خبر طرگر کے پڑ گیا۔ اب بھلا وہ سوفی ہی کیوں لگے۔ ماشاء اللہ جو کہیں کسی شاھد کو رخ دھشت ہی خوب ایجانب کو ایسا موقع ملتا تو اس جامہ کے پاجامہ سمیت لالالال کر دیتے۔ آدھی بات۔ یہی تو وہ کچھ کچھ بھلا لیتے پھلا لیتے۔ وہ چار ذریوں ہی ہی سی رحمت ہے بزم میں تو کبھی ملتے نہیں وہ بھی پر نقاب ؎ کیا شرارت ہے کہ خلوت میں حیا کرتے ہیں ؎ چمرماں یہ نازنین ہے غرا ہے خانہ ہو چکے وہ پھر

وہ اندر دار کیسا اچھل رہا ہے۔ ہے اب پر نہ کیجئے۔ ہاتھ پکڑ کر جیب کٹ پڑو ہے۔ ہے ہے مر گئی ہائے اس میں کیا کروں۔ دیکھو ہمارا جنازہ ہی دیکھو جو ہین چھوٹے۔ ہماری بھتی ہی کہاتے۔ ہم ہین ہاتھ لگاتے (آگئے تو جیل میں آیا۔ کیوں کیجئے) اسے حضرت ابھو ہم رخصت ہوتے ہین۔ چاہے مرو چاہے جیو۔ ہماری بلا سے۔ تسلیم۔ باقی فردا شب ا

پنڈی کی کونڈ کام ہو جاتے ہین وہ لکھن ہرنے بات نہ کون

مولانا نقشبند خلا الہ

انوکھی غزل

دیکھئے وہ چلے ہین نظر کا — جب پتا پوچھا ہو کس جگر کا
چھیڑتا داستان کس کا — چھوڑتا ہر گیا چھپو کر کا
مر گئی فرد ہی عشق کے تیر پر — دل گیا ہے اقرب گھنڈر کا
چھوڑ ورد و حرم طاہر زاہد — ذکر کیجئے شکر ستے گہر کا
قحط دعا عزیز دل چکا — جایزہ ہے پرمین گہر کا
کان ہو کچھ گیا کہ غیبت میں — ہاش دانہ ہے۔ واہ گہر کا
مٹتا ہو تا بہ کن نہین لتا — حال کیا کیا ہے بستر کا
آئیدہ کی شکستہ حالی کی — پیوں ہر ا جار ہا ہے جس کا
اک طرف خط اک طرف خاطر — زخم پر زخم۔ جو کے پر جگر کا

مطلع

درمیان ہو ہو سوتون کے چکر کا — پانوں میں ہے اژد سنبہر کا
ہر دو مرشد بنا ہے پیر مغان — قتر قسمت ہے۔ کد ساغر کا
اب خریدار ہو نگے لیڈ ری کے — مال منگوائینگے دساور کا
مس کے تھیلی چو کری کیا کیا — چھوڑ ہوے نشان خنجر کا
دین ہونا ہے۔ مس کی قیمت کیا — کیا یہ سودا ہو مولی گا جر کا
مرشد اتحاد کے اوپے — پانوں پڑتے ہیں وہ صنم سرکا
دل پڑا ہاپے میں پل گیا طالب

شام کو آیا بہلا دن بہر کا

طالب بنارسی

عجیب و غریب قصہ

خدا غارت کرے ضرور کرے ان لوگوں نے عاشق مزاجوں کا کہا ہی نکث میں دم کر رکہا ہے وعدہ کرنا تو کہیل سمجھے ہوئے ہین مگر ایفا کا نام نہین مگر اس مین کچھ شک نہین ہے کہ سب خدا کی پانچون انگشت یکسان نہ کرو۔ کوئی ایسا بھی باوفا نکل آتا ہے جو تمام گلون شکوون رنجون کدورتون پر پانی پھیر کر اپنے آپ کو ایسا باامروت ثابت کرونا ہے کہ کسی معشوق کی نسبت بیوفائی کا گمان بھی نہین گزرتا اور گزرے کیونکر جبکہ وہ نازے اوہے۔ لاڈے۔ بناوٹ سے۔ یا بے ساختہ پن سے اور چہڑ چہڑی چپڑی باتون سے غرض کہ جس طرح سے بن پڑے عاشق کے دل کو لبہاتے اور اپنی طرف سے صاف دلی نیک طینت ثابت کرو کہاتے اور عاشق کی خوشی کو اپنا خوشی اور اوس کے رنج کو اپنا رنج سمجھے تو فرمائیے ہم کس طرح نہ ایسے نیک صفات کی تعریف کرین ہم دعا کرتے ہین کہ خدا ایسے دلربائون کو زندہ رکھے اور ان کا حسن ہمیشہ دوبالا رکھے ہان ہم ان کو کوستے ہین جنہون نے عشاق کے دل و جگر کو جلا کر خاک کر ڈالا ہے اور اون کی آرزوون کا خون کر دیا ہے۔ ان بیچارون کے تمام احسان بلکلیہ صفحہ دل سے مٹا دئے ہین یکبارگی کر مین مین ڈال دی ہین یک لخت طوطے کی طرح آنکہین بدل لی ہین اور جب حرف مطلب آتا ہے تو فرماتے ہین ہوش مین آؤ بس زیادہ تم نہنشاہی ہی چپ ہو کہو۔

سنئے صاحب آپ کو ہم ایک تازہ سانحہ سناتے ہین جس مین معشوق کی بہانہ سازی اور عاشق کی دلگدازی۔ غنچہ امید کا چٹکنا۔ مرجھ سے در بدر بکڑنا۔ راز و نیاز کی باتین۔ طالب و مطلوب کی گہاتین ہین اصل یون ہے کہ میان فدا خان نامی نے کرم ہماری نصیبون کی بدولت کو اپنا معشوق بنایا تہا۔ مال کیا چیز دل و جان قربان کر دیا تہا اوس کے پسینہ بہانے پر خون بہانا ادنی کام تہا۔ بات بات پر پیاری سے نئے جان دینا باتین ہاتہ کا کرتب تہا ہر وقت سینہ سپر کرنے کو تیار رہتے۔ پیاری کے لئے جان کہیل جانا اون کے نزدیک کچھ مشکل نہ تہا لیکن اگر پوچھو کہ بی صاحبہ نے طالب کے ساتھ کیا سلوک کیا تو بہائی سکا اسطرح سے رنگ نا ہے کہ اگر جو ان کے منہ سے مطلب کا کلام نکل بہی جاتا تہا تو تیور بدل چتون چڑہا کہا کرتی تہین میان خیر رہو پھر ایسا سوال میرے سامنے نہ کرنا جب وہ مکرر کہتا تو جواب ملتا تمہین میری صورت دیکھ کر نشہ آجاتا ہے ہوش بگڑ جاتا ہے عقل کے جامے سے باہر ہو جاتے ہو تمہاری طبیعت ٹہیک نہین رہتی۔ بہکی بہکی باتین کرنے لگ جاتے ہو کہین سر پر بہوت تو نہین سوار ہوا وہ بیچارہ ڈر کا مارا کلیجہ پکڑ کر رہ جاتا اور وہ خو کو اپنے کر پیچ و تاب۔ سچ ہے یکطرفہ الفت کا مزہ نہین ہزار کسی پر جان دو ہزار اوس کے دل مین وہ پیدا کرنے کی فکر کرو لا کہہ سر پٹکو لیکن کچھ نہین چلتی اور یہی وجہ ہے کہ ایسی الفت بہی بے لطف ہے بقول شاعر

الفت کا جب مزا ہو کہ وہ بہی ہو بیقرار
دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

خیر جی جو کچھ ہوا سو ہوا۔ آنچہ گذشت گذشت۔ آیندہ سے حضرت کان پکڑتے ہین تو بہ کرتے ہون

رکھی کسی نامرد کو دل نہ رہنے کے بمصداق شعر

بارے جو او سکے پھندے میں چھوڑا دل
نازلیست پھر نہ آنا کسی پر بھی اے دل

ایسے بیوفا کی نسبت بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے سہ

اس سنگدل سے کیا کوئی شئے نکال
پتھر کہاں ہو پہلو میں جس کے بجائے دل

ہم تو کہتے ہیں کہ خدا سب کو ہرجائی دلرباؤں سے بچائے اور خصوصاً آپ لوگوں کا دل کہیں ایسے معشوق کے ہاتھ نہ جا پڑے اچھا اب اس کا قصہ بھی سن لیجئے۔

ہاں جب فدا خان نے بی کرم پیاری کی بہت منت سماجت کی اور کہا کہ ہم تو تمہارے لئے مرنے جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تم کیوں رو بیٹھے۔ تمہارے ہر کام کرانے [illegible] کہا۔ اب اگر مجھ سے انکار کرو تو جائے حیف ہے وہ برابر آئے باسے بدلی رہی انگلیوں پر نچاتی رہی حضرت فدا خان بھی ایک چلتا پرزا تھا اس نے جب دیکھا کہ سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلتا۔ تو ناچار فریب سے اس کو دوست کے مکان پر بلوایا پھر شربت میں بھنگ ڈال کر دے کھلایا۔ جب وہ بُت سرور میں آیا تو فدا خان نے مطلب کا کلام سُنایا اور سمجھایا کہ دیکھو مان لو۔ ورنہ ہم زبردستی کرنے کو تیار ہیں۔ تمہارے ہاتھ پاؤں مارنے بیکار ہیں وہ بت چکرایا اور بہر فکر میں غوطہ زن ہو کر لگا مکاری کے بہانے ڈھونڈنے۔ کہا مجھے اسوقت کچھ نہ کہو میں تمہارا ہوں قسم ہے تمہارا ہوں۔ ہاں ایک بات ماجبہ نہیں غیر کے مکان پر بلوا کے عزت کو تار تار کرنا تھا۔ پھر کہا دیکھو میں تمہارا ہوں۔

[illegible]

کا ہے جھٹ تم سکتی نہیں ہمارے جنگل میں آ پھنسی ہو جس سے نکلنا تمہارا محال بلکہ مشکل ہے۔

وہ مکاری میں شیطان کی خالہ تھی۔ تاڑ گئی سوچی کہ اسے روپوں کا لالچ دینا چاہئے شاید کہ مگر کام کر جائے۔

کرم پیاری۔ سنو کچھ نہ کہو میں تمہیں اگر تم منظور کرو تو خوشی سے اس کے عوض میں [illegible] روپیہ نقد دیتی ہوں لاؤ قلم دوات لو تمہاری تسلی کے لئے تمسک لکھ دوں۔ ہاں اگر کہو تک بیچنے دینو تو جانتے ہی کوڑی کوڑی چکا دوں گی۔

فدا خان۔ مجھے کسی کی ضرورت نہیں جس کی ہے تم جانتی ہو۔

کرم پیاری۔ (مجبور ہو کر) ان لوگوں سے کہو الگ ہو جائیں اور ذرا تکلیف کر کے دروازہ بند کر دو۔

فدا خان۔ وہ تو پہلے ہی الگ ہو چکے ہیں۔

کرم پیاری۔ (ان کو الگ سمجھ کر) یہ مکان گو تمہارے دوست کا ہے لیکن ہے تو غیر۔ اپنے دلربا کی غیر کے مکان پر بلا کر بے عزتی کرنا ٹھیک نہیں چلو اپنے مکان پر چلیں اور وہاں مزے لوٹیں۔

حضرت فدا خان ایک ذات شریف تھے۔ سمجھ گئے کہ رستے ہی میں کھسک جائیگی اور ہماری ساری کارروائی پر پانی پھر جائیگا۔

فدا خان۔ یہ بھی میرا ہی مکان ہے یہاں کیا ہرج ہے۔

کرم پیاری۔ (دبی آواز سے) اے خدا تو گواہ ہے آج تک مجھے کسی نے نہیں چھوا میں تیرے طفیل بچی ہی۔ آج میرے ننگ ناموس کا شیشہ ٹوٹتا ہے۔ اے احکم الحاکمین مجھے بچا اور میری [illegible]

سکے پنجے میں پھنسی ہوں۔ ہاں فدا تم ایک بات کا اقرار کرو اور اقرار ہی نہیں بلکہ قسم کھاؤ۔

فدا خان۔ (جلدی سے) وہ کیا۔

کرم پیاری۔ اور کوئی دوسرا میرے نزدیک نہ آئے۔

فدا خان۔ (ہاتھ باندھ کر) پیاری تو خاطر جمع رکھ کسی دوسرے کی کیا مجال ہے جو تم پر آنکھ ڈالے۔ اس کو بھلا میری غیرت کیسے قبول کر سکتی ہے۔ آخر وہ بیچاری مجبور ہو کر چارپائی پر لیٹ گئی اور میاں فدا خان کی مراد بر آئی۔

راقم دلفگار حالات

نامہ نگار [illegible]

ہماری خوشی

ارے میاں ہم آج خوش ہیں۔ بیحد خوش ہیں۔ تم بھی خوش ہو لو۔ جناب آپ بھی خوش ہو جئے۔ حضور بھی خوش ہو جائیں۔

کیوں کس بات پر۔

بس بات وات نہ پوچھئے۔ بے سمجھے بوجھے خوش ہو جائیے۔ وہ خوشی کیا جو سمجھ بوجھ کر آئے۔

بمبئی میں تو اب اخفیف الحرکات نہیں کہ خواہ مخواہ بلا سبب خوشی منانے لگوں۔ اور پھر خاصکر ایسے وقت میں کہ ملک تباہ ہو رہا ہے قحط ہے کہ اچھے بھلے آدمی کو خبطی بنائے ڈالتا ہے۔ طاعون کے ڈر سے کون ہے کہ خشک ہوا جاتا ہے۔ اخبار والوں کو خدا سلامت رکھے جب صبح اٹھو مردوں کی فہرست پیش ہے آج یہاں طاعون پھیلا کل وہاں دھاوا بولدیا۔ اجی واہ آپ بھی عجب [illegible] خیالات

کے آدمی ہیں۔ دیکھئے تو جاکر دیکھئے۔ اپنے ملک کو دیکھئے۔ کتنی مفلسی تباہی برباد ہے اسپر بھی کون خوشی مسرت کی باتیں ہو رہی ہیں۔ وہی گھوڑ دوڑ ہیں جوئے بازی میں تھیٹر ہیں تماشائیوں کی کثرت۔ وہی رنڈیاں منڈیوں کی آمدنی۔ وہی شادی بیاہ۔ ناچ مجرے جلسے۔ پھر اگر آپ محرم منا کے کیا بتائیں گے۔ اور اچھا یہی سہی اور آپ کو مغموم رہنے کا اختیار بھی سہی۔ مگر ایک بات پر تو آپ کو خوش ہی ہونا پڑیگا۔ اور ضرور خوش ہونا پڑے گا۔ چاہے اپنے پاؤں ناچئے مگر خوش ضرور ہوجئے۔ ورنہ دیکھئے مجھ سے برا کوئی نہیں۔

ارے یار یہ بھی زبردستی ہے۔

جی ہاں زبردستی ہے۔

اچھا میں خوش ہوں تو سہی۔ آخر کس بات پر خوشی ظاہر کروں۔ خوشی اس بات پر کہ چہار شنبہ ۲۶ اپریل کو ہمارے شہنشاہ معظم حضور عالیہ سکندر صولت دارا حشمت جمشید مرتبت ایڈورڈ ہفتم شاہ انگلستان و قیصر ہندوستان دام اقبالہ و اجلالہ و جاہہ و حشمتہ وغیرہ وغیرہ کے تخت اجلال پر جلوہ افروز ہوئے کا لندن میں بڑی دھوم دھام سے جلسہ منعقد ہوگا۔

ہاں ہاں ہاں۔ یہ بات واقعی بڑی خوشی کی ہے۔ میں مارے ترددات و افکار کے بھول ہی گیا تھا خدا تمہارا بھلا کرے اور تم کو سرکار سے خطاب و طاب کا دم چھلا دلوائے تم نے مجھکو یاد دلایا۔ اب میں ضرور خوش ہوں گا جنگ مار کر خوش ہونگا اور تمہاری بھابی سے بھی کہوں گا وہ بھی خوش ہوں۔ جا کر سب سے کہوں گا وہ سب خوش ہوں میلا ایک

لیڈی کا کتا ہے اس سے بھی کہونگا خوشی میں دس پانچ تانیں لگائے۔ نہیں تو گھر کے لوگوں کو اسی وقت بلا نالش مطالبہ مہر سو جیلی طلاق دیدونگا بھون کر کھاؤں۔ لڑکوں کو بالا طاق کردوں گا۔ کتے کو جہاں دیکھا مار کر بھگادونگا اور سالے کو غرفشں کی تو سگے مارکے حوالہ کردونگا۔

ایک ولایتی جنٹلمین
میونسپلٹی اور ہم
نمبر ۱

آپ کیا سمجھے ہیں میرا مدعا کیا اور ہے بابدولت جو ایک عرصہ سے غل مچا رہے ہیں کہ مسٹر راماساہ صاحب آنریری مجسٹریٹ و مسٹر گوبندرام صاحب منڈ ریکی ممبر میونسپل کے حالات لکھیں گے۔ اس کے متعلق ہم سے یار لوگ دریافت کرتے ہیں کہ کیوں صاحب کیا ان میں کوئی سرخاب کا پر لگا ہوا ہے جو انہیں کے حالات لکھے جائینگے اور ممبران ذیشان کو کیوں دشنا بتلا گئی کیا اور سب پر یہی خنگر کی بھرتی کے مصداق ہیں۔ جو یہ بالائے طاق رکھدئے گئے بھئی یہ معنہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا عقل کام نہیں کرتی پرمیشر جانے اس میں کیا اسرار ہے۔

اور ہاں حالات لکھے جائیں گے اس فقرہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ لائف کا سلسلہ شروع ہوگا۔ اگر درحقیقت یہی بات ہے تو مضمون شیطان کی آنت ہو جائیگا۔ قہ قہ قہ قہ توبہ توبہ پڑیں تیر کہو پر آپ کی سمجھ کو کیا کہئے جنٹلمین ابابدولت کی یہ منشا ہرگز نہیں کہ انجناب کسی کے خانگی حالات لکھکر خواہ مخواہ آپ کا بیش بہا وقت ضائع کریں اور اتنی

فرصت کس کو ہے جو یہ بیگار بھگتیں۔ ہمارا مطلب اور ہے مثلاً فرض کیجئے کہ ہم نے مسٹر راماساہ صاحب کے حالات لکھنے شروع کئے تو اسکا سلسلہ یوں شروع ہوگا۔

(۱) راماساہ صاحب کی یہ خدمت (آنریری مجسٹریٹی) کب سے سپرد ہوئی۔

(۲) اور یہ اس قابل تھے یا نہیں۔

(۳) ان کی ذاتی لیاقت کیسی ہے۔ رعیت سے کس طرح پیش آتے ہیں۔

(۴) پبلک و گورنمنٹ کی کیا کیا خدمتیں کیں اور آیندہ کیا امید ہے۔

(۵) پبلک کس نظر سے دیکھتی ہے! وغیرہ

مذکورہ بالا باتوں پر آزادی کے ساتھ نکتہ چینی کی جائیگی۔ بابدولت کو خانگی جھگڑوں سے کوئی واسطہ نہیں۔ (باقی آیندہ)

ویہی مسٹر قیامت نگار از کہنڈو

پال گھاٹ میں ایک برہمن گریجوایٹ

(بی۔ اے) نے پبلک آفس میں چپراسی کی نوکری قبول کرلی۔ یہ بختی قسمت کا کرشمہ ہے۔ اسپر مغربی ساحل کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ اگرچہ اوس نے ایک ادنیٰ عہدے سے کی ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ استقلال اور محنت اوس کو اعلےٰ عہدہ پر پہونچا دے۔ بھئی ممکن کیا نہیں ہے۔ مگر گریجوایٹ ہو کر بیٹیں تیل۔ دیکھو یہ قسمت کا کیا جواب ہے۔ شکر ہے کہ چار دن کے بعد یہ چپراسی کی نوکری بھی نہ ملیگی۔

نیویارک والے بھی بلا کے منچلے ہیں۔ یہاں کے ایک ڈاکٹر نے ربڑ کی مصنوعی زبان ایک گونگے کے منہ میں دانتوں کے درمیان اس خوبی سے نصب کر دی کہ وہ گونگا آسانی سے بات کرتا اور سہولت سے سب کچھ کہا بیتا ہے۔ ہوگئے کہ ہمارے ہندوستانی شعرا اپنا گو سکے وہ مصنوعی زبان منگا لیں اور اپنے فرضی گونگے معشوقوں کو جو ہزار منت سماجت پر بھی لب نہیں ہلاتے - عطا کر دیں۔

ولایت کے اخبار جس تعصب کے مبتلا ہیں لا تبلیغ اخبار وہیں نہایت وضاحت کے ساتھ یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ ایک سو پناہ گزین ارمنی ترکی سے ہجرت کر کے ملک روس میں چلے گئے اور اطاعت کا عہد کر لیا۔ گویا ہزاروں سلطان ممالک روس سے ہجرت کر کے چلے آتے ہیں اس پر کچھ تذکرہ نہیں ہوتا - بات تمہاری تعصب کی لیتی نہیں۔

کوک شاستر

موسوم بہ

مراۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزاروں میں منتخب ہے اور بالخصوص نوجوان یا پیس العیش کی دستگیری و قیام تندرستی کیواسطے مجرب نسخے کوشش بلیغ سے جمع کئے ہیں جن کے عوض دنیا کی کھاجان بھی قربان کرنے کو دریغ نہ کر سکے بابت مردوں اور عورتوں سے معہ ۱۴ تصویر قیمت یکصد روپیہ - دغیرہ

مہتمم اجودھیا پرشاد محلہ قانون گویان مراد آباد

اسلامی دنیا

اب دولت علیہ کی فوجی قوت نہایت مکمل اور اعلیٰ درجہ کی ہے - اعلیحضرت سلطان کی توجہ سے جنہیں ہر طرح اس قوت کی جانب خیال ہے وہ حاجات بھی پوری ہوگئیں جن سے دولت علیہ کی فوجی قوت جنگ بلقان کے وقت کی نسبت نہایت اعلیٰ اور اکمل ہے - اور دولت کی خود مختاری اور وطن کی محافظت کی ہر طرح ضامن و مکمل ہے - ایسی حالت میں مقدونیہ یا اور کسی ملک کی شورش کی اس قوت قاہرہ مظفرہ کے روبرو کیا پیش جا سکیگی۔

مقام برکیت واقع مناسطر کے ترکی عہدہ دار بیان کرتے ہیں کہ قریہ قاضی کوئی کے متصل ترکی سپاہیوں اور حماۃ بلغاری باغیوں میں لڑائی ہوئی - باغی اگرچہ ایک برج میں پناہ گزین تھے تاہم سب کے سب قتل کر دئے گئے۔

قسطنطنیہ کے یوروپین حلقہ میں ایک واقعہ سے نہایت ہلچل مچی ہوئی ہے - ایک انگلش لیڈی مس ایڈا ابلاقرن جو ایک انگریز انجنیر ملازم افواج ترکی صیغہ بحریہ کی بہن تھی مسلمان ہوگئی ہے یہ عورت بہت تعلیمیافتہ ہے - ایک فوجی افسر کے گھر میں اس کی بہن کو تعلیم دینی تھی وہیں اس کی افسر سے ملاقات ہوگئی تھی اور عشق کا تیر لگا تھا - محبت جانبین کو ہوگئی - اگر افسر مذکور کی شادی ہو چکی تھی - اور قانون کا یہ منشا نہیں ہے کہ اگر کوئی عیسائیہ عورت کسی ترک سے بیاہ کرنا چاہے تو اس کو اپنا مذہب چھوڑ دینا ہوگا تاہم مس فرن نے سفارت برطانیہ کے افسروں کے سامنے اپنا مذہب چھوڑا اور اسلام قبول کیا۔

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

ناظرین ایک نادر تحفہ آپ کے پیش نظر کرتے ہیں جو کئی سال کے تجربہ و کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے - وہ تحفہ کیا ہے (خضاب لاجواب) مانند تیل کے ہے برش سے بالوں میں لگایا جاتا ہے - پانچ منٹ میں بال سیاہ ہو جاتے ہیں رنگ نہایت عمدہ دیتا ہے اور لطف یہ کہ بال نرم اور چمکدار رہتے ہیں اس کی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکے قیمت فی بکس ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ خریدار پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائیگا ہر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوگی - ہمارے پاس صدہا سارٹیفکٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہیں - لیکن بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے نام نامی ذیل میں درج کرتے ہیں آپ اپنے اطمینان کے لئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہیں۔

(۱) آغا حسن علی صاحب بالیگنج کلکتہ (۲) احمد شاہ صاحب بالی گنج کلکتہ (۳) بابو امیر علی صاحب پرانا قلعہ راولپنڈی (۴) محمد حسین صاحب کورٹ ماسٹر رسالہ جیکب آباد (۵) حکیم امام علی صاحب کرانیا بازار کلکتہ۔

بالچٹ یہ ایک قسم کا گلاب ہے جہاں کے بال گر گئے منظور ہوں وہاں تھوڑا سا لگا دیجئے بال فوراً گر جاوینگے لطف یہ ہے کہ سوزش نہیں ہوتی - قیمت فی شیشی ۱۴ علاوہ اس کے ہمارے یہاں ہر قسم کی ادویات موجود ہیں جس کسی کو کسی قسم کی دوا درکار ہو بذریعہ خط و کتابت قیمت کا فیصلہ کریں۔

المشتہر

حضرت مولانا عاشق یزدانی سید نور شاہ ہمدانی۔ گولی محلہ - پوسٹ آفس مانڈوی - بمبئی

خضاب مذکورہ بالا مسٹر پر بھی دستیاب ہو سکتا ہے - منشی محمد عبدالرحمن آزاد قریب فرنچ بازار بمبئی

جاسوسوں کی رپورٹیں

رعایا نارگڑھ بحکم عہدہ داروں سے تنگ کر گورنمنٹ میں فریادی ہوئی ہے ہم نے جب تک غور کیا تو یہی بات پائی گئی بلکہ اہلکاروں کا ہی قصور ہے اس لئے ہم بھی گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ رعایا نارگڑھ کی تکلیف پر غور کریں ہم آیندہ پوری کیفیت درج اخبار کرینگے۔ (نامہ نگار)

جنگ جنوبی افریقہ کی فتح کے متعلق ہندوستان میں بھی ایک تعطیل منائی جائیگی۔

فتح کی خوشی میں گورنر مدراس نے کو ہسپتال الاؤ جلوایا اور آتشبازی ہوئیگی۔

بوئر قیدی ہندوستان میں جو چند روزہ مہمان ہیں۔ سب اپنے وطن میں بھیجے جائینگے۔

تمام عربستان کے لئے ہندی فوجوں کو خاص تمغہ دینے کی تجویز آخر منظور کی گئی ہے۔

ہندوستان کے تمام رئیس صاحبان کی طرف سے فتح ٹرانسوال کی مبارکباد شاہ قیصر کو ارسال کی گئی ہے۔

حضور کمانڈر انچیف نے ہندی فوجوں کیطرف مبارکباد کا پیغام بذریعہ تار روانہ کیا ہے۔

صاحب امیر کابل کی وردی میں اصلاح کیا چاہتے ہیں۔ ہندی تقلید ہوگی۔

چڑیا خانہ کلکتہ میں پرندوں کے لئے مکان بنانے کو نواب صاحب ڈھاکہ نے پندرہ ہزار دیا۔

میر صاحب خیرپور کو گورنمنٹ آف انڈیا نے دو پونڈ گورمالی ۲ توپیں عطا فرمائیں۔

میر صاحب خیرپور سندھ کے وزیر کے خلاف ازالہ کی تحقیقات کی تجویز نامنظور ہوگئی۔

جشن تاجپوشی کی خوشی میں ایک صاحب نے لکھا کہ عہدہ دار ... کی خطا معاف کی جائے۔

کلکتہ کے مشہور آرٹسٹ مسٹر ٹے جی گریگوری نے بندوق سے خودکشی کی۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے شادی کی تھی۔

وقت جنگ میں اجلاس عدالت کی بے ترتیبی کی بابت پارلیمنٹ میں شکایت کی گئی ہے۔

فتح ٹرانسوال کی خوشی میں میونسپلٹی لاہور نے بھی ٹون ہال میں ایک مکلف ایوننگ پارٹی دی۔

امرتسر میں دو ہندوں کے جھگڑے دور ہونے کی بابت خاص میونسپل قواعد نافذ ہوئے و سلطہ جولائی سے عمل ہوگا۔

حیدرآباد دکن میں شکایت ہے کہ نظام ریلوے کے چندہ کا روپیہ [illegible] لیا ہے۔

امیر صاحب تندرست ہیں۔ کابل میں انتظام ملکی کے لئے خاص ایک کونسل قرار دی ہے۔ اس کونسل میں کل صوبوں کے قائم مقام ہونگے۔ اجلاس ہفتہ وار بصدارت امیر صاحب ہوا کریگا۔

کابل کی خبر ہے کہ ملا ہستی لغمان کو بلا لیا ہے۔ جو امیر صاحب کا گرمائی مقام ہے۔ یہ مقام نہایت ہی پرفضا ہے۔

سرحد ترکی کی چوکی پر حملہ کرنے کی پاداش میں فرزند جنگ خیل کے لوگ گرفتار کئے گئے ہیں۔

شملہ میں میدان چوگان بازی میں اور حادثہ ہوا کپتان ڈگلس گھوڑے پرسے زور سے گرے۔

الہ آباد کے الفرڈ پارک میں ملکہ وکٹوریہ کے بت یادگار کے ساتھ گھنٹہ گھر بھی بنائیں گے گھنٹہ گھر پر ایک لاکھ روپیہ قریب ہوگا۔ اور بت پر ۵ ہزار روپیہ یہ تجویز عام پسند نہ ہوگی۔

میاں گی خزانہ [illegible] روپیہ

دہو کر سے اور ... پائی لیکن کچھ پتہ نہیں لگ سکا۔

پنجاب کا نڈ میں ۱۷۰ فاقہ ہاتھی پائے گئے۔ والیان ریاست کو خریداری کرنی چاہیں۔

آنشاپور میں سپاہ بارود کی سازش کا کارخانہ یکم جون سے بند کیا گیا یہ کارخانہ ۱۸۷۰ء سے جاری ہے۔

لودیانہ میں خان بہادر امیر علی شاہ نے نور بخش میونسپل کمشنر پر نالش ہتک عزت کے دائر کی ہے۔

امرتسر میں سردار کاہن صاحب کی بارہ میں ایک طلائی شمعدان گم ہوا۔ چندہ کھولا گیا ہے۔

بغداد [illegible] میں سخت آتشزدگی ہوئی [illegible] دوکانیں جل گئیں قریب [illegible] کا نقصان ہوا۔

مرزا ایوب خان کا کانڈی سیر کے متعلق [illegible] شملہ کی سیر کرکے مری میں واپس پہنچے

کلکتہ کی فوج [illegible] میں [illegible] چمن لال [illegible] آنریری میجر مقرر کئے گئے۔

حضور [illegible] کے ہمراہ [illegible] ہندی [illegible] میجر [illegible] کو [illegible] بھیجے ہیں۔

[illegible] کو مری آنا [illegible] ڈاکٹروں کا حکم ہے کہ [illegible] صاحب [illegible] سے [illegible] کوہ نور کو [illegible] جائیں۔

حضور ملکہ قیصرہ متوفیہ کے ہندی چندہ کی کل مقدار [illegible] لاکھ [illegible] ہزار ۵۰۰ روپیہ ہو گیا ہے۔

مدراس میں وکٹوریا ہال [illegible] کے لئے [illegible] صرف ۵ ہزار روپیہ [illegible]

وزیر [illegible] جنگ [illegible] پر [illegible]

مہاراجہ صاحب میسور نے بھی دربار دہلی میں تشریف لانے کی دعوت منظور کی۔

رنگون میں عبدالقادر کو ۹۰۴ تولہ ناجائز افیون کے لئے ۴ ماہ قید سخت اور ۵۰۰ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

کانپور میں صفائی کی حالت خراب ہے۔ بخوف بیماری روزگار کم ہے۔ دیوالہ کی نوبت پہنچ رہی ہے۔

ہند میں گیارہ ہزار بوئر قیدی ہیں رفتہ رفتہ دو تین ماہ کے عرصہ میں سب کے سب وطن کو واپس جائیں گے۔ سب کو حلف اطاعت اٹھانا ہوگا۔ جو نہ مانیں گے۔ وہ غیر ملک کے جہاں سے گے تو اپنے وطن کو بھیجدیے جائینگے۔ روانگی کا کل خرچ وانتظام سرکاری ہوگا۔ ان کے گذارہ کے انتظام کا بھی ذمہ لیا گیا ہے۔

باگڑ ہارہ (مالدہ) کے زمیندار بابو منی گوپال چودھری۔ ایک فحش الزام میں دھرے گئے۔ لیڈی ڈاکٹر مس پوچیلہ براے کو زنانہ علاج کے لئے طلب کیا۔ بنگلہ میں لاکر شراب کا پیالہ پیش کیا نہ عصمت دری کی نیت اور کوشش کی۔ لیڈی ڈاکٹر کے شور اور مقابلہ سے ڈپٹی مجسٹریٹ بابو سین آگئے۔ زمیندار ضمانت پر ہیں۔

کلکتہ سے اس کی اپیل تیار ہو رہی ہے کہ گائے کے بچھڑوں کو جو بوچڑخانہ سے محفوظ رکھا جائے۔

منڈوارہ جنکشن (پنجاب جہلم) کی ریلوے کا متعلق سٹیشن مال و مسافروں کے لئے جاری ہو گیا ہے۔

تیراہ میں فوجی چوکی نمازکوٹ پر حملہ کنندہ والا گروہ محسود وزیریوں کا نہیں پایا گیا ہے بلکہ حملہ آور گروہ بھکہ خیل فرقہ کے مرتد کا ہے۔

ہند میں جہاں کتوں کی نمائش ہو ہر جگہ نمبر اول کو طلائی تمغہ دیں گے۔ مہاراجہ کوچ بہار کی فیاضی ہے۔

کلکتہ میں ۴۰۰ یوریشین لڑکوں کو تعلیم جہاز رانی سکھانے ایک فرسودہ سا جنگی جہاز برٹش کے سررشتہ بحری سے حاصل کریں گے۔

میونسپلٹی لدھیانہ میں بہت گڑبڑ ثابت ہوئی سکرٹری صاحب سے جواب مانگا گیا ہے۔

مسٹرلی صاحب سشن جج راجشاہی کو مسٹر رو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ذلیل کرایا۔ مسٹر رائن ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس فساد کی جڑ تھے جبکہ فساد محرم کی نالش دائر تھی۔ مسٹرلی نے قرار دیا۔ پولیس کا قصور تھا۔ مسٹر رائن کی طرفداری کی۔ مسٹرلی کو سخت شرم وندامت اٹھانی پڑی۔ افسر پولیس نے سشن جج پر الزام لگایا کہ وہی مستغیثوں کو اکساتے اور پیروی کرتے ہیں۔ مسٹرلی کی بابت مشہور ہے کہ مستعفی ہو کر علیحدہ ہو جائیں گے۔ اون کا دل پاش پاش ہے۔

سرکار حضور مہارانی صاحبہ گوالیار شملہ میں رونق افروز ہیں حضور لیڈی کرزن کی مہمان ہیں۔

لدھیانہ میں یادگار قیصرہ کا ۲ ہزار روپیہ جمع ہے۔ معلوم نہیں کیا یادگار قائم کریں گے۔

دہلی میں دربار کی رونق دس نہیں پورے پندرہ روز (۲ ہفتہ تک) رہیگی۔

آندھی پورے کلکتہ کیطرف روانگی ذخائر کا سلسلہ ۱۵ جون سے ۳۰ ستمبر تک رہیگا۔

تمام فوجی مقامات میں یہ حکم چسپاں ہے کہ جس فوجی شاگرد پیشہ کو کتا کاٹے۔ یا سانپ کاٹے فوراً علاج کو کسولی بھیجا جائیگا۔ اوس کی آمدورفت کا کرایہ سرکار دیگی۔

رنگون میں ایک مچھوے نے پندرہ لفافے پائے ہر ایک لفافے میں سو سو نوٹوں کے ۱۰۰ ٹکڑے ہیں۔

ہندوستان سے مارشنی ہندی کے ۵۰ لاکھ روپیوں کا سامان آسٹریلیا کو بھیجا گیا ہے۔

نولکھا میں پولیس چوکی تعمیر کرنے کے لئے ۱۲۳۹۹ روپیہ میونسپلٹی لاہور نے منظور کیا ہے۔

طاعونی شکار

اموات کل امراض	اموات طاعون	مبتلاے طاعون	تاریخ
۸۱	۱۷	۱۵	۸ جون
۷۱	۱۲	۸	۹ //
۸۱	۱۴	۱۶	۱۰ //
۷۹	۱۳	۱۰	۱۱ //
۹۱	۱۰	۱۱	۱۲ //
۷۲	۶	۵	۱۳ //
۶۹	۱۰	۱۳	۱۴ //

مطبع حمیدی واقع محلہ ... بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔